ہزاروں کے بیچ

تجھ سا پیدا ہو کہاں ایک ہَزاروں کے بیچ
خوش نَوا گلشنِ وحدت کے ہَزاروں کے بیچ

محفلِ دین کو بے مثل سنوارا تو نے
کیوں کہ بے مثل ہے تو حق کے سنواروں کے بیچ

طبع تیری جو میاں ہے سو لطافت بس ہے
آم کی خوش مزہ گی بس ہے ثماروں کے بیچ

حق تعالیٰ نے کیا ہے تجھے ایسا فہّام
جو تو پاتا ہے مقاصد کو اِشاروں کے بیچ

ظاہراً گرچہ نہیں فخر کرے ہے تو ولے
فخر کرتا ہے ترا فخر فَخاروں کے بیچ

رِوز و شب آب ہدایت کا کرے ہے تو رواں
تا تَراوت رہے انفُس کے کیاروں کے بیچ

قسم اللہ کی گر تجھ سے نہ آتا ارشاد
فرق کر سکتے نہ ہم لیل و نہاروں کے بیچ

اہلِ دیں آپ کے الطاف سے ہیں بحرِ رواں
جو ہیں اخیار وہ ہیں آپ کے یاروں کے بیچ

اہلِ دیں چلنے لگے حق پہ برابر سارے
جوں شتر دشت میں چلتے ہیں قطاروں کے بیچ

یدِ خالق سے تو اک چاند بنا ہے ایسا
جس سے ہے نور معالم کے دیاروں کے بیچ

ایسے ہو آپ زمانے کے سلیماں حضرت
لیتے ہو مقصدِ دل گرچہ ہو ماروں کے بیچ

ہاں میسّر ہو تری خوبیٔ بے حد کا شُمار
بوندیں برسات کی گر آوے شماروں کے بیچ

ہمہ عالم کو یکایک ہو تعشق پیدا
تجھ سا گر حسن ہو دنیا کے نگاروں کے بیچ

جو حلاوت کہ تری بات میں پاتے ہیں ہم
کب وہ موجود ہے طائف کے اناروں کے بیچ

کیوں محامد کے ترے گل نہ ہو خنداں ہرآں
بارہا ہے تو مکارم کی بہاروں کے بیچ

کیا کروں وصف تمہارا اے شہِ عالی مقام
تم تو ہو آلِ محمد کے پیاروں کے بیچ

مہر ہو آپ دیانت کے ستاروں کے بیچ
شیرِ بے باک ہو ہمّت کے کچھاروں کے بیچ

سوزشِ جان جو ہے تیرے غضب بیچ پدید
کب ہے وہ آتشِ دوزخ کے شراروں کے بیچ

اے تقی ابنِ تقی ابنِ تقی ابنِ تقی
تحفۃ العصر ہو تم زُہد شعاروں کے بیچ

توسنِ علم پہ اے فارسِ میدانِ علوم
شہ سواری ہے تجھے لاکھ سواروں کے بیچ

جاں نثاری بنی آدم کی بھلا ہو کیا چیز
جب ملائک ہو تیرے جان نثاروں کے بیچ

جو ترا طور ہے وہ کب ہے سلاطینوں میں
جو ترا زور ہے وہ کب ہے نہاروں کے بیچ

ہے وسیع آپ کا ہر شہر فضیلت ایسا
جو نہ محصور ہو دفتر کے حصاروں کے بیچ

گر ترے فیض کا اِمداد نہ ہوتا تو کہاں
فقرا پاتے مکاں اہلِ یساروں کے بیچ

خلق میں ہیں تیرے احسان وسخا کی باتیں
ہے رواج اُن کا ہی اَلسُن کے بزاروں کے بیچ

ماہ وستیارہ تری ذکر برابر کب ہے
جو ہے تاثیر تیری کب ہے ستاروں کے بیچ

کوئی عجب زور کا ہے ذہن یہ تیرا صیاد
جو ہر اک علم کو کرتا ہے شکاروں کے بیچ

ہے فراوانیٔ رحمت تری یہاں تک کے صِغار
یوں رجا رکھتے ہیں ہو جاویں کِباروں کے بیچ

ہے تری وضعِ توقّر کو وہ شانِ نُدرت
حیرت اَندوز جو ہے اہلِ وقاروں کے بیچ

سر اقدس پہ تیرے تاکہ کریں خلق نثار
اِس لئے دُر ہوئے موجود بِحاروں کے بیچ

بہ سبب تیری مساعی کے بشانِ افلاک
آج رفعت ہے عیاں دیں کے مناروں کے بیچ

رشکِ گلہائے چمن ہووے وہیں شاہِ زمن
گر گرے پاؤں ترا بھول سے خاروں کے بیچ

تیرے الفاظ جواہر سے زیادہ تر ہیں
تیرے اخلاق کو تحسین ہے تاروں کے بیچ

ہے سَمَنْد آپ کا ہر فضل میں ایسا سابق
عقل دب رہتی ہے بس اسکی غُباروں کے بیچ

پائی جاتی ہے تری ذاتِ مبارک اندر
جو شرائط ہیں دعاتوں کے خیاروں کے بیچ

آبداری جو ملی حُب سے تیری گوہر کو
زیب دیتا ہے وہ اِس واسطے ہاروں کے بیچ

تیرے آنے کا یہاں وجہ یہی ہے کہ نفوس
اِرتقاء پاویں جو ہیں جسم کی کھاروں کے بیچ

ہے ترا دست زَرْ اَفشاں جوں وہ ابرِ باراں
ہر مکاں برسے ہے وہ تاکہ اُجاڑوں کے بیچ

ان دنوں بارش بخشش کے تقاطر کے لئے
غرق ہیں خورد و کلاں سیم ونضاروں کے بیچ

روز و شب ہے یہ دعا تیری لے حق کے داعی
مستجیباں ہو تیرے حرش گذاروں کے بیچ

خوب سا غور کیا ہمنے ولے تجھ جیسا
ہمنے پایا نہ کوئی کاربرآروں کے بیچ

یہ جو ہے عبدِعلی شاہ کا ہر دم ہمدم
ہے یہ امید کے ہو ایک ہزاروں کے بیچ

﴿ ٤٢ ﴾

خوش نوا	خوش نغمه
ہزاروں	بلبلو
شُتر	اونٹ ، جمل
ہمہ	کُل ، جملة ، تمام
نِگاروں	خوبصورت معشوقات
خنداں	هنسنار ، کهلنار
بے باک	دلير
کچھار	ترائي جهاں شير رهے چهے

سوزش	جلن
پدید	واضح ، اُشکار
نہاروں	شير ، اُساد
فراوانی	زيادتي ، ڪثرة
سمند	گھوڙو
زرافشاں	سونو نثار ڪرنار
ابرباراں	ورسنار وادل
اُجاروں	ڪھنڊير
خُرد وکلاں	ڇھوٽا مھوٽا
سیم	چاندي
نضار	سونو
کاربراروں	ڪام نڪالوا والا